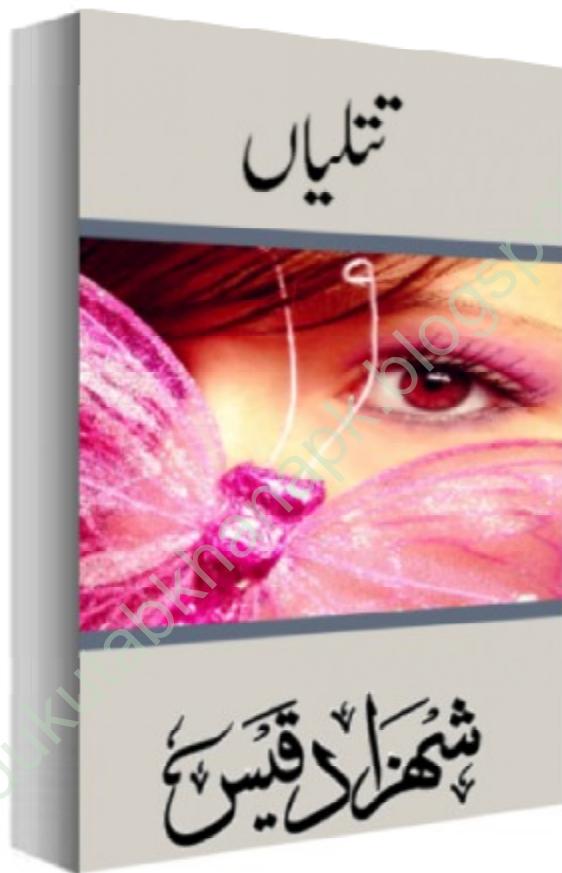


urdukutabkhanapk.blogspot



پرنٹ کرنے کا طریقہ

آسانی سے پڑھنے کے لیے آپ اس کتاب کو پرنٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کی ڈیزائنگ اس طرح کی گئی ہے کہ پرنٹگ میں کم سے کم کاغذ کا ضایع ہو۔ پرنٹ کرنے کے لیے

- 1- اے فور (A4) سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔
- 2- سائیڈ سے مارچن ختم کر دیجیے۔
- 3- لینڈ اسکیپ پر پرنٹ کیجیے۔
- 4- پہلے ایک صفحہ پرنٹ کر کے دیکھ لیجیے۔ اگر صحیح پرنٹ ہو جائے تو باقی بھی کر لیجیے۔
شکریہ

تبلیغ

(منتخب کلام)

سہزادہ فیض

عرض قیس

حیات خوش نما ملکیوں، دل فریب تسلیوں اور فن کا بھنو روں کا وہ خوب صورت کھیل ہے جو سورج
کی روشن گھنٹی بختے ہی شروع ہو جاتا ہے اور چاندنی راتوں میں تورات گئے تک جاری رہتا ہے۔

نہ جانے ہماری معاشی مجبوریاں ہیں یا کسی کی بد معاشی۔ مگر حقیقتِ حال یہی ہے کہ کارزار
حیات میں پھولوں کی فوج پے درپے شکستوں کے بعد پسپائی اختیار کرتی جا رہی ہے۔ باغات کا قتل عام کر
کے ان کے قلعہ، وجود پر عمارت نے قبضہ کر لیا ہے۔ جن چند باغات کا وجود ابھی باقی ہے وہ چاروں طرف
سے سنگھارزدہ عمارت کے خونی گھیرے میں ہیں۔ بے باغ بان اور ساکت غنچے سہی ہوئی آنکھوں
سے اپنی جوال مرگی کے منتظر ہیں۔

اس جنگی صورتِ حال میں سب سے بڑے خطرے کا سامنا تسلیوں کو ہے۔ ان کی عمر اور اڑان
اتی لمبی نہیں کہ کسی دور دراز جگہ پر جائیں۔ پھول گلوں میں بھی زندگی کا سفر جاری رکھ لیں گے مگر تسلیاں؟

انتساب

اُس کے نام

جسے بچپن میں

تسلی بھی میں پکڑ کر دیتا تھا!

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر
1		1 سرورق
3		2 پرنٹ کرنے کا طریقہ
4		3 انتساب
5		4 عرض قیس
7		5 فہرست
9	شروع ہے تو کام ابتدائی کریں	6
11	خوبیوں کے کاروائی کی ہیں سالار تبلیغ	7
13	دنیا میں تیرے ذوق پر حیران ہو گیا	8
15		9 مسجدوں
16	اس لیے سر جھکائے بیٹھے ہیں	10
18	لکش ترین غچوں کی مسکان تبلیغ	11
20	غور پچیں گئے التجا خریدیں گے	12
22	یا تو!	13
23	حسن گل ہے بہار دیتا ہے	14

باغ کا باذوق اور خوش نما ترین عنصر ہونے کے باوجود گلشن کی ریت کے مطابق گلشن سے متعلق فیصلوں میں تبلیغ کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ ہمیشہ سے باغ کے فیصلے پھولوں، پودوں اور باغبان کی مرضی کے مطابق ہوتے رہے ہیں۔ تبلیغ اس نافعی انسانی پر بھی راضی ہے رضا تھیں کیوں کہ گھر اور گھروالوں سے یک طرفہ عشق تبلیغ کی خاص خوبی ہے۔

لیکن باغات کی اس جاں گداز پسپائی کے بعد تبلیغ کے جا بجا بکھرے ہوئے خوش نما پر اس بات کی مدد دلیل ہیں کہ چین کی بربادی پر تبلیغ نہ فقط سراپا احتجاج تھیں بلکہ آخری سانس تک بنا کے حظِ چمن کے لیے لڑتی رہیں۔ پھولوں اور پودوں نے باغ اجڑتے ہوئے دیکھا ہوا لیکن تبلیغ اپنے باغ کو اجڑتا ہوا کمکھنے کے لیے زندہ نہیں رہیں۔

ان پر آشوب حالات میں اگر کسی کے پاس تبلیغ ترین یادوں کے کچھ گلاب محفوظ ہیں تو اس کا فرض ہے کہ ان رنگوں کو اگلی نسل کے جوابے کرتے تاکہ وہ مخصوص اپنی تولی زبان میں یہ نہ کہہ سکیں:

”امی! پہلے تبلیغ سیلوں کے بغیر بھی چلتی تھیں!“

خوش رہیے۔

شہزادیس

26 جولائی 2010

لاہور

○

شروع ہے تو کام ابتدائی کریں
بیان اُس خدا کی بڑائی کریں

ضم ہیں تو کچھ دل رہائی کریں
ذراء دیر چہرہ نمائی کریں

ستم کی توقع بھی رکھا کریں
ستم گر سے جو آشنائی کریں

بجاتے ہیں گل داد میں پیتاں
چمن میں وہ نغمہ سرائی کریں

﴿شہزادیں﴾	از	تسلیاں(منتخب کلام)
24		15 آنکھوں میں کل کے خواب ہیں، خوش خواب تسلیاں
26		16 مجھ کو بھی بے وفا سمجھتا ہے
28		17 راز
29		18 سرخ لکلیوں کی جان ہے تمنی
31		19 خدا کے نام کا ہم احترام کرتے ہیں
33		20 تحقیق کردگار کا شہکار تسلیاں
35		21 احسان
36		22 شعر پر غور کر بھی سکتے ہو
38		23 ممکن ترین حسن کا امکان تسلیاں
40		24 تخفہ دیجیے
41		25 اس ای بک کے بارے میں
42		26 آپ کا شکریہ
43		27 Information
44		28 ختم شد

غلاموں نے سر پر چڑھایا جنہیں
غلاموں کے سر پر خدائی کریں

یہ دل میں سے آوت ہے کس کی صدا
اجی! کنج دل سے رہائی کریں

سنا ہے وہ قائل وفا کے ہوئے
چلو آج ہم بے وفائی کریں

توجه دو جس شے کو بڑھ جاتی ہے
برائی کی پھر کیوں برائی کریں

رسائی میں اب کچھ رہا جو نہیں
چلو دعویٰ پارسائی کریں

سحر کی آذان ہونے والی ہے قیس
اسی شعر کو انہتائی کریں

خوبیوں کے کارواں کی ہیں سالار تتلیاں
شبم کے بعد پھولوں کا سنگھار تتلیاں

پوچھا صنم نے تتلیاں اچھی کہ شب چراغ
ہاتھوں کو باندھ کر کہا: ”سرکار تتلیاں“

گل اور رُخ حسین میں اک فرق یہ بھی ہے
کرتی ہیں ان کے تن کا بھی دیدار تتلیاں

تقسیمِ باغ اڑتے پروں کو نہیں قبول
دروازے مانتی ہیں نہ دیوار تتلیاں

پھولوں کی جاں بچانے کو ، گل جیسی بن گئیں
انسان کو سکھاتی ہیں ایثار تبلیغ

کاش ان کو حوض میں نظر آ جائیں اپنے پر
پھولوں سے کر رہی ہیں عبث پیار تبلیغ

وہ سرخ رو ہوئے مرے شعروں کو پڑھ کے قیسے
آ آ کے چونے لگیں رخسار تبلیغ

O
دنیا میں تیرے ذوق پہ جیران ہو گیا
پھولوں کے کاروبار میں نقصان ہو گیا!

مرجھا گئے گلب ، دکاں میں پڑے پڑے
کاغذ پرست ، شہر کا انسان ہو گیا

نازک ترین شے کو خریدار نہ ملا
سینے میں فن ، حسن کا وجدان ہو گیا

عطاریوں کے گھر کو جو فاقوں نے آ لیا
عرق گلب خود پہ پیشان ہو گیا

مہمل مثل بن گئی ہونٹوں کی پنکھڑی
انسان یوں گلاب سے انجان ہو گیا

بادل چمن کو ڈھونڈتے سر سے گزرنے گئے
تنلی غمر بہار میں ویران ہو گیا

قربان ہو گیا کوئی ، پھولوں کے باغ پر
پھولوں کے باغ پر ، کوئی قربان ہو گیا

شہروں میں آ کے بس گئے گلشن کے دیوتا
باغوں کا سبز راستہ سنستان ہو گیا

انسان مردہ باد کا نعرہ لگا دیا
پت جھڑ میں ایک پھول کو ہڈیاں ہو گیا

اجڑی ہوئی دکان گلابوں کی دیکھ قیس
گھر آ کے اتنا رویا کہ ہلکان ہو گیا!

مسجود

درِ حسن پر میں نے سجدہ کیا
فرشتتوں نے دیکھا خدا کی طرف!

شانہ تک نہیں شرارت کا
کسی صورت بنائے بیٹھے ہیں

اس سے بڑھ کر بھی کوئی ہے نازک؟
روشنی سے نہائے بیٹھے ہیں

اس لیے پاؤں میں دباتا ہوں
وہ مرا دل دبائے بیٹھے ہیں

ایک بت کا سوال ہے مولا!
من کا مندر سجائے بیٹھے ہیں

اس لیے مطمئن ہیں کوہِ گران
ہم آمانت اٹھائے بیٹھے ہیں

دوسرा موقع قیس کیسے ملے؟
ایک دل تھا گنوائے بیٹھے ہیں

وہ بوسہ گلب کو شاید بھکے تھے آج
بالکل قریب آ کے ہیں جیران تتلیاں!

کاغذ کے سبز باغ میں گل تو بہت ملے
تا عمر ڈھونڈتا رہا انسان تتلیاں

قوسِ قرح کے رقص نے دل شاد کر دیا
گھری ترین اُداسی کا درمان تتلیاں

شبنم ، مٹھاں ، غنچوں کے راز اور پکھڑی
خوبیوں نگر سے لائی ہیں سامان تتلیاں

اک شوخ تتلی جاں مرے ہاتھوں پہ دے گئی!
تحریر کی ہیں تب سے مری جاں تتلیاں

بے ساختہ شائے خدا دل سے اُٹھی قیس
پل بھر میں تازہ کرتی ہیں ایمان تتلیاں

O

دکش ترین غنچوں کی مکان تتلیاں
پور دگارِ حسن کی پہچان تتلیاں

ریحان تتلی ، لولو و مرجان تتلیاں
تخلیق کر رہا ہے وہ رحمان تتلیاں

ممکن نہیں اُڑان مساوی پروں بغیر
خلقت کا شاہکار ہیں میزان تتلیاں

اکثر گلوں سے تتلیاں بڑھ کر حسین ہیں!
پھولوں کو چوم کر کریں احسان تتلیاں

پھر اُس ”بجوم“ کا قبلہ درست ہو کیسے
جو قبلہ بچ کے قبلہ نما خریدیں گے

ہم اپنے شہر کی ملکہ حسن کی خاطر
تمہارے شہر سے اک آئینہ خریدیں گے

مری کتاب ہے اور اُس حسین کی تصویریں!
مجھے پتا تو چلے آپ کیا خریدیں گے

خریدتے رہے ہم ”سادہ پانی“ گر یونہی
وہ دن بھی آئے گا ہم سب ”ہوا“ خریدیں گے!

ہر ایک چیز برائے فروخت رکھ دیں گے
تمہارے پیار کی ہم انتہا خریدیں گے!

شراب بیچنے والوں پر قیس جیاں ہوں
شراب بچ کے آخر یہ کیا خریدیں گے

O

غور پھیں گے نہ انجا خریدیں گے
نہ سر جھکائیں گے نہ سر جھکا خریدیں گے

قبول کر لی ہے دیوار چین آنکھوں نے
اب اندھے لوگ ہی رستہ نیا خریدیں گے

جھکیں تو اُس کو ”سخاوت“ لگے یہ جھکنا بھی
اب اپنے قد کا کوئی دیوتا خریدیں گے

یہ ضدی لوگ ہیں ان سے وفا کی رکھ امید
جفا گزیدہ ، مکر جفا خریدیں گے

O

حسن گل ہے ، بہار دیتا ہے
عشق ہستی سنوار دیتا ہے

صرف اک دل کا رونا روتے ہو
غم تو بستی اجاز دیتا ہے

جو بھی دل چاہے دل کے ساتھ کرو
دل تمہیں اختیار دیتا ہے

چند گھریاں ادھار مانگی تھیں
آج کل کون ادھار دیتا ہے

آدمی بادشاہ ہے جنگل کا
یہ تو اپنے بھی مار دیتا ہے

خواب میں انجا وہ کرتے ہیں
قیس زفین سنوار دیتا ہے

یا تو

کتنی لہو جمال ہے ہونٹوں کی پنھڑی
یا تو گلب نے کوئی سرخی لگائی ہے!

سو منزلہ پمن سے یہ نقصان بھی ہوا
جنوں بھی خواب ہو گئے ، نایاب تسلیاں

کچھ تسلیوں کی آنکھ میں شبم نہیں رہی
غنجے بے غنجے اڑتی ہیں بے خواب تسلیاں

گلشن بدلتے وقت خوشی میں نجانے کیوں
مالی سے مل کے روتی ہیں شاداب تسلیاں

سودا چن کا جب ہوا ، گل ہی گئے گئے
خود کو سمجھتی تھیں یونہی سرخاب تسلیاں

رنگوں پہ اپنے مان تھا ، جب تم نہ آئے تھے
نقشِ قدم پہ بیٹھی ہیں آب آب تسلیاں

لکھی ہے قیس نے کسی معصوم پر کتاب
پڑھ پڑھ کے جھومنے لگیں ہر باب تسلیاں

O

آنکھوں میں کل کے خواب ہیں ، خوش خواب تسلیاں
چند سے پیار کرتی ہیں مہتاب تسلیاں

جب حسن کے صحیفے میں لکھا تمہارا نام
پھول اُس پہ نقطے بن گئے ، اعراب تسلیاں

رمز چن سمجھنی ہو ، آنکھوں پہ آنکھ رکھ
پلکیں جھکا کے کرتی ہیں آداب تسلیاں

بھنوروں کی پیاس بجھتی ہے شبم سے ، شہد سے
اہل نظر کو کرتی ہیں سیراب تسلیاں

میرا معیار جگ میں ہے ہی کہاں؟
جگ مجھے ، پارسا سمجھتا ہے

یعنی! اتنا ستم تو سہہ لے گا؟
جتنا سب پر روا سمجھتا ہے!

اُس کو اہرام مصر دکھلاؤ
جو بھی خود کو خدا سمجھتا ہے

آج کے دور میں جفا کو جناب
صرف پاگل ، جفا سمجھتا ہے

عقل مند آدمی ، محبت کو
عقل سے ماوراء سمجھتا ہے

قیس کا کیا بنے گا ، لیلی کو
آخری آسرا سمجھتا ہے

O

مجھ کو بھی ، بے وفا سمجھتا ہے
جانے وہ خود کو کیا سمجھتا ہے

میں تو منزل سمجھتا ہوں اُس کو
وہ مجھے راستہ سمجھتا ہے

زخم اپنا دکھا رہا ہوں اُسے
جو نمک کو دوا سمجھتا ہے

حد تو یہ ہے کہ بھینٹ چڑھ کے بھی
دل اُسے دیوتا سمجھتا ہے

○

سرخ گلیوں کی جان ہے تسلی
پکھڑی کی اڑان ہے تسلی

چلتی پھرتی شائے ربی ہے
کہنے کو بے زبان ہے تسلی

دوش پر گل کے ”گل“ ہی لگتی ہے
روح پور گمان ہے تسلی

قرب گلشن میں کوئی رہتا ہے
اور گھر کا نشان ہے تسلی

راز

دنیا نے مجھ کو یونہی غزل گر سمجھ لیا
میں تو کسی کے حسن کو کم کر کے لکھتا ہوں

O

خدا کے نام کا ہم احترام کرتے ہیں
مگر غزل یہ کسی بت کے نام کرتے ہیں

صراغی کا ہے مقدر ، نہ ساقیوں کا نصیب
جو کام ہونٹوں سے لگ کر یہ جام کرتے ہیں

کسی حسین کا لب کھولنا ضروری نہیں
گلاب خوشبو کے رستے کلام کرتے ہیں

جو شعر میرے قلم تک رسائی پا نہ سکیں
وہ تسلیوں کے پروں پر قیام کرتے ہیں

حسن پر صرف آنکھ رکھنی ہے
صبر کا امتحان ہے تسلی

نامہ گل دیا گلی کے ہاتھ
پیار کی رازدان ہے تسلی

کاروان بہار رنگ چلا
فرخیہ ساربان ہے تسلی

تازہ تازہ کھلی گلی کے لیے
پہلی پہلی اذان ہے تسلی

تحت اس کا ہوا کے دوش چہ ہے
باغ پر حمران ہے تسلی

حسن پر کیا لکھیں گے شاعر قیس!
حسن کی ترجمان ہے تسلی

○
تحقیق کردار کا شہکار تتیاں
یہ پھول اڑ رہے ہیں کہ گنار تتیاں

تصویر ان کی رکھی دریچے کے قرب میں
ہونٹوں پر پھنس کے بیٹھی ہیں زوار تتیاں

پھول اُن کے ساتھ باغبان اُن کے حمایتی
جنگوں سے جیت جاتی ہیں ہر بار تتیاں

جب ان کو باغ چھوڑ کے جانا ہے ایک دن
پھر باغبان سے کرتی ہیں کیوں پیار تتیاں

سوانگ اچھا رچایا ہے حسن والوں نے
کنیر بنتے ہیں لیکن غلام کرتے ہیں

گلاب ، تتنی کی آمد پر خم ہوئے جیسے
غلام ، ملکہ کو جھک کر سلام کرتے ہیں

جناب والا! موکل مرے کا کہنا ہے
ستم عوام پر اکثر عوام کرتے ہیں

سبھی گناہوں کے انجام تک سے ہیں واقف
جبھی فقیرِ شہر کو امام کرتے ہیں

اُدھورا چھوڑنے سے یاد دوستوں کو رہے
غزل یہ **قیس** بیہیں پر تمام کرتے ہیں

احسان

مصر بھر کی ہتھیلی کٹ جائے
تیری تصویر گر دکھا دوں میں!

ایسے بنو کہ دیکھتے ہی لوگ کھل آئیں
سمجھا رہی ہیں جینے کے اسرار تسلیاں

یہ قصہ انار کلی کا حوالہ ہیں
دیوان میں چنی ہوئی ہموار تسلیاں

شروع کے دائیں ، بائیں بنا دیں گی چاند قیس
مدھوش ہو کے پڑھتی ہیں اشعار تسلیاں

لاش بننا تو قدرے آسان ہے!
لاش پر سے گزر بھی سکتے ہو؟

کیا کبھی تم نے ایسا سوچا تھا
اپنے چہرے سے ڈر بھی سکتے ہو

غم کی آندھی سے جنگ چھیڑی ہے
سوکھے چتو! بکھر بھی سکتے ہو

اے فرشتو یہ نام آ جائیں
بن تو تم پھر بشر بھی سکتے ہو

قیس اُس آدمی نے کیسے کہا
آدمی ہو تو مر بھی سکتے ہو

O

شعر پر غور کر بھی سکتے ہو
آدمی ہو تو مر بھی سکتے ہو

منزلوں پر اُتر بھی سکتے ہو
منزلوں سے گزر بھی سکتے ہو

ہار جانا کوئی ضروری نہیں
تا دم مرگ لڑ بھی سکتے ہو

رہننو کچھ ترقی کا سوچو
بن تو تم راہبر بھی سکتے ہو

پھولوں کا شہد ان کی غذا ، کیوں نہ ہوں حسین
شبنم سے روز کرتی ہیں اشنان تتلیاں

بھوزے نے چھپ کے پھول کے کانوں میں کچھ کہا
غنجپے بہ غنجپے کرتی ہیں اعلان تتلیاں

بالکل کھلی کتاب ہیں اور وہ بھی دو ورق
پڑھنے میں انتہا کی ہیں آسان تتلیاں

اہل چمن میں پھیل گئی یوں نوائے قیس
ہر غنجپے کو سناتی تھیں دیوان تتلیاں

ممکن ترین حسن کا امکان تتلیاں
کلیوں کے کچے ذہن کو بھگوان تتلیاں

گل نے سجائی پنکھڑی ، پنکھ ان کے دیکھ کر
کل باغ کو چڑھاتی ہیں پروان تتلیاں

تلی پکڑنے جو گئے عاشق بنیں گے وہ
بچپن سے ہی بتاتی ہیں رمحان تتلیاں

دربار حسن والوں کی مرضی سے جب سجا
کری پہ گل بٹھا دیئے ، دربان تتلیاں

اس ای بک کے بارے میں

یہ ای بک میری زیر طبع کتاب تبلیغ کے ایک تھائی منتخب کلام پرمنی ہے۔ اگر یہ گل چینی حضور کو کسی قابل گلی تو امید ہے کہ پوری کتاب بھی بہت زیادہ پسند آئے گی۔ آپ تبلیغ کی کتابی صورت میں اشاعت اور دیگر تخلیقات سے باخبر رہنے کے لیے میرے سائٹ پر موجود ای میل نیوز لیسٹر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ شکریہ۔

تحفہ دیجئے

تحفہ دینے سے محبت بڑھتی ہے۔

آپ یہ کتاب ابھی اپنے کسی بہترین دوست کو ای میل کے ذریعے تھنے میں بھیج سکتے ہیں۔ یوں نہ فقط آپ اس خوبصورت پیغام کو آگے بڑھانے میں میری مدد کریں گے بلکہ آپ کا دوست بھی اس تھنے پر آپ کا شکر گزار ہو گا۔

شکریہ



Information

Title	Titliyan (Selection)
Author	Shahzad Qais
Description	This is a Selection of Upcoming Urdu Poetry Book "Titliyan" by Shahzad Qais
Pages	44
Published	26 July 2010
Updated	28 November 2011
Publisher	Shahzad Qais
Website	www.SQais.com
Email	info@SQais.com
FaceBook	www.FaceBook.com/ShahzadQais
FanPage	www.FaceBook.com/SeeQais
Twitter	www.Twitter.com/#!/ShahzadQais

Visit www.SQais.com For Books, Audios, Videos, Wallpapers & More

آپ کا شکر بہ

اتنے مصروف دور میں اس عاجزانہ کاوش کو چند لمحے دینے پر میں تھہ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ اپنے پندیدہ شعر سے متعلق رائے دینے یا اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے لیے ضرور رابطہ کیجیے۔

خوش رہیے۔
خداحافظ
شہزاد قیس

ڈاؤن لوڈ کیجیے

www.sqais.com/Download/December-Kay-Baad-Bhi.pdf



ختم شد